میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ افغانستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

منگل، 19 صفر، 1442ھ | 06/10/2020 | نمبر: Afg.1442/02

پریس ریلیز

امریکا سے امن وسکون کی امید رکھنا ایسے ہی ہے جیسے شیطان سے ہدایت کی امید رکھنا!

جیسے ہی دوہا (قطر) میں بین الافغان مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا تو اس کے ساتھ ہی افغانستان میں جنگ کی شدت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ مشرقی صوبے ننگرہار اور لغمان میں ہونے والے حالیہ انتہائی مہلک دھماکوں میں کم از کم 23 شہری جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 90 سے زائد افراد زخمی ہوئے جس میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ درحقیقت دونوں فریقین بیک وقت جنگ اور مذاکرات کر رہے ہیں تاکہ مذاکرات کی میز پر دوسرے فریق کو دباؤ میں لا کر اپنا موقف تسلیم کروا سکیں۔ اسی دوران امریکا کے سیکریٹری خارجہ مائیک پومپیو نے کہا کہ امریکا اب افغان جنگ کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھائے گا۔ اس کے علاوہ زلمے خلیل زاد، امریکا کے خصوصی ایلچی برائے افغانستان، نے کہا کہ افغان اب مزید امریکا کو موردِ الزام اور ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے۔ اس نے یہاں تک کہا کہ بین الافغان مذاکرات کی کامیابی کی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی جا سکتی اور اگر یہ مذاکرات کسی اطمینان بخش نتیجے پر نہ پہنچے تو خانہ جنگی کا امکان ہے۔ جلد یا بدیر ہم ایک بار پھر افغانستان میں 1990 کی دہائی میں ہونے والی خانہ جنگی دوبارہ دیکھیں گے۔

ولایہ افغانستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس مندرجہ ذیل اہم نقاط کو سامنے رکھنا چاہتا ہے تاکہ معاملے کے مختلف پہلو واضح ہو جائیں:

پہلی بات، یہ امریکا ہی ہے جس نے افغانستان میں خونی جنگ شروع کی تھی اور اس کو تقریباً 20 سال تک اپنے مفادات کے حصول کے لیے جاری رکھا۔ اور اب یہ غالب گمان یہ ہے کہ وہ اسے اس انداز میں ختم کرے گا جو امریکا کے مفادات کو یقینی بنائے خواہ افغانستان کے لوگ جنگ کی آگ میں جلتے رہیں، جس سے امریکا کے قومی مفادات، اس کے فوجی اڈوں، ایجنسیوں اور امریکی شہریوں کی زندگیوں کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ پس امریکہ افغانیوں کی خون سے ہولی کھیلنے اور یہ عمل جاری رہنے میں اپنے آپ کو کسی بھی قسم کا قابل محاسبہ اور ذمہ دار نہیں سمجھے گا۔

دوسری بات، امن بات چیت کے حوالے سے امریکا کا موقف انتہائی منافقت اور دوغلا ہے۔ امریکا افغان گروپوں کے درمیان ہونے والی بات چیت پر اس طرح سے اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہا ہے کہ جس کا نتیجہ لازمی دونوں فریقین کے درمیان سنجیدہ تنازعات کی صورت میں نکلے، اور پھر وہ ان تنازعات کو حل کرنے یا رکاوٹوں کو ہٹانے کے لیے ثالثی کا کردار ادا کرنے آگے آ جائے۔ اس پالیسی پر عمل کرنے سے یقیناً امریکا دنیا کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ افغانستان کے مسائل کی جڑ امریکا نہیں ہے بلکہ یہ افغان گروہ ہیں جو انتہائی اہم معاملات پر اتفاق رائے پیدا نہیں کر رہے، لہٰذا امریکی مداخلت اس انتہائی اہم اور نازک مرحلے پر بہت ضروری ہے کیونکہ افغان خود اپنے اندرونی معاملات کو سنبھال نہیں پا رہے۔ امریکہ افغانستان میں 40 سال سے جاری جنگ کا اہم کھلاڑی ہے جس نے اپنی دھوکے پر مبنی پالیسیوں اور بے رحمانہ حکمت عملیوں کے ذریعے ملک کو سنگین بحران اور فرقہ وارانہ تقسیم کا شکار کر دیا ہے۔

افغانستان کے مسلمان اور مجاہد لوگوں کو کسی صورت "امن" اور "جنگ کا خاتمہ" کے نام نہاد نعروں سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے، اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ امریکا سے امن وسکون کی امید لگانا ایسے ہی ہے جیسے شیطان سے ہدایت کی امید رکھنا۔ امریکی امن اس کے سوا کچھ نہیں کہ جنگ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو۔ درحقیقت افغانستان میں جنگ صرف بات چیت اور معاہدوں پر دستخط کرنے سے ختم نہیں ہو گی کیونکہ افغانستان میں موجود بحران صرف افغانوں کا اندرونی معاملہ نہیں ہے بلکہ علاقائی اور عالمی مسئلہ ہے۔ لہٰذا یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک امریکا اس پورے علاقے سے نکل نہیں جاتا۔ افغانستان کے مسلمان لوگوں اور اسلامی گروہوں کی یہ ایک اہم ذمہ داری ہے کہ وہ خطے سے امریکا اور مغرب کے سیاسی، فوجی، انٹیلی جنس اور معاشی اثر ورسوخ کا خاتمہ کریں اور ایک چھتری، خلافت، تلے یکجا ہو جائیں تاکہ وہ اپنی سیاسی وفکری اکائی کے ذریعے اپنی قسمت کا خود فیصلہ کر سکیں۔

ولایہ افغانستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس